39188 ـ عورت كا مردوں كى امامت كرانے ميں حكم

سوال

نماز جمعہ وغيرہ ميں عورت كا مردوں كى امامت كرانے ميں كيا حكم ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول:

الله سبحانہ وتعالى نے مردوں بعض فضائل اوراحكام كے ساتھ مخصوص كيا ہے، ا ور اسى طرح عورتوں كو كچھ فضائل اور احكام سے خاص كيا ہے، چنانچہ كسى بھى مرد كے ليے جائز نہيں كہ وہ اس چيز كى تمنا كرے جو عورتوں كے ساتھ خاص ہے، اور كسى بھى عورت كے ليے جائز نہيں كہ جو فضيلت مردوں كو دى گئى ہے اس كى تمنا كرتى پھرے، كيونكہ يہ تمنا الله تعالى پر اس كى شريعت اور حكم ميں اعتراض كا موجب ہے.

الله سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اس چيز كى آرزو نہ كرو جس كے باعث الله تعالى نے تم ميں سے بعض كو بعض پر فضيلت دى ہے، مردوں كا اس ميں حصہ ہے جو انہوں نے كمايا اور عورتوں كے ليے اس ميں حصہ ہے جو انہوں نے كمايا، اور الله تعالى سے اس كا فضل مانگو، يقينا الله تعالى ہر چيز كا جاننے والا ہے النساء (32).

سعدى رحمہ الله تعالى كہتے ہيں:

" الله تعالى مومنوں كو ممكن اور غير ممكن امور ميں ايك دوسرے پر دى گئى فضيلت كى آرزو اور تمنا كرنے سے منع كر رہا ہے، چنانچہ عورتيں مردوں كے خصائص جن كى بنا پر انہيں عورتوں پر فضيلت دى گئى ہے كى آرزو مت كريں، اور نہ ہى فقر ونقص والا شخص غنى اور كامل شخص كى حالت كى صرف مجرد تمنا كرے، كيونكہ يہ بعينہ حسد ہے... اور اس ليے كہ يہ الله تعالى كى تقدير پر ناراضگى كا متقاضى ہے" انتہى

مرد كو جو خصوصيات الله تعالى نے دى ان ميں وہ عبادات شامل ہيں جو قوت و طاقت كى محتاج ہيں، مثلا جہاد، يا پھر ولايت مثلا امامت وغيرہ ... الخ يہ مرد كے ساتھ خاص ہيں، عورتوں كا ان ميں كوئى دخل نہيں.

اس كے بہت سے دلائل ہيں جن ميں سے چند ايك يہ ہيں:

1 ـ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے النساء (34).

امام شافعى رحمہ اللہ تعالى " الام " ميں كہتے ہيں:

" جب عورت مردوں، عورتوں اور بچوں كو نماز پڑھائے تو عورت كى نماز ادا ہو جائيگى، اور مردوں اور نر بچوں كى نماز ادا نہيں ہو گى؛ كيونكہ اللہ عزوجل نے مردوں كو عورتوں پر حكمران بنايا ہے، اور عورتوں كو ولى بننے سے قاصر ركھا ہے، اور كسى بھى حالت ميں كبھى بھى عورت كا مرد كى امام بننا جائز نہيں " انتہى

ديكھيں: الام (1 / 191).

سعدى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

عورتوں پر مردوں كو كئى ايك وجوہات كى بنا پر فضيلت دى گئى ہے:

ولى صرف مردوں كے ساتھ خاص ہے، اور نبوت و رسالت بھى مردوں كے ساتھ خاص ہے، اور مردوں كو بہت عبادات ميں بھى خصوصيت حاصل ہے، مثلا جہاد، عيدين، جمعہ، اور اللہ تعالى نے مردوں كو عقل و دانش اور صبر و تحمل كى خصوصيت سے بھى نوازا ہے جو عورتوں ميں نہيں " انتہى

2 ـ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور ان (عورتوں) كے بھى ويسے ہى حقوق ہيں جيسے ان مردوں كے ہيں اچھائى كے ساتھ، ہاں مردوں كو عورتوں پر فضيلت حاصل ہے البقرۃ (228).

سعدى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اور مردوں كو ان پر فضيلت حاصل ہے "

يعنى رفعت و رياست، اور اس پر زيادہ حق حاصل ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں .

نبوت و قضاء اور امامت صغری اور کبری اور باقی ہر قسم کا ولی ہونا مردوں کے ساتھ ہی مختص ہے" انتھی

3 ۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کي ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ قوم ہرگز کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی جو اپنا حکمران عورت کو بنا لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4425).

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عمومی ولایت اور سربراہی عورت کو نہیں مل سکتی اس کو یہ سونپنا جائز نہیں، اور امامت بھی عمومی ولایت میں شامل ہوتی ہے.

4 ۔ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو، اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (576) مسند احمد حدیث نمبر (5445) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

صاحب عون المعبود کہتے ہیں:

" اور ان کے لیے ان کے گھر زیادہ بہتر ہیں "

یعنی ان کا اپنے گھروں میں نماز ادا کرنا مسجدوں میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اگر وہ اس کا علم رکھیں، لیکن انہیں علم نہیں اور وہ مسجد میں جانے کی اجازت مانگتی ہیں، اور یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ ان کا مسجدوں میں نماز ادا کرنا زیادہ اجروثواب کا باعث ہے.

ان کی گھروں میں نماز افضل اور بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے فتنہ و فساد سے امن میں رہتی ہیں، اور اس کی تاکید اس سے بھی ہوتی جو آج عورتوں نے بے پردگی اور زیبائش کرنا شروع کردی ہے" انتہی

5 ۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مردوں کی سب سے بہترین صف پہلی صف ہے، اور سب سے بری آخری، اور عورتوں کی سب سے بہترین صف آخری اور سب سے بری پہلی صف ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مردوں کی صفوف اپنے عموم پر ہی ہیں کہ اس میں سب بہتر پہلی صف اور سب سے بری آخری صف ہے، اور عورتوں کی صفوف کے متعلق جو حدیث میں بیان ہوا ہے اس سے مراد وہ صفیں ہیں جو عورتیں مردوں کے ساتھ نماز ادا کریں، لیکن اگر وہ مردوں سے علیحدہ نماز ادا کریں، نہ کہ مردوں کے ساتھ تو یہ مردوں کی طرح ہی ہو گی، یعنی ان کی پہلی صف سب سے افضل اور آخری سب سے بری ہے.

مردوں اور عورتوں کی صف بری سے مراد کم از کم اجروثواب اور فضیلت، اور شرعی مطلوب سے زیادہ دور ہے، اور سب سے بہتر صف اس کے برعکس ہے، مردوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہونے والی عورتوں کی سب سے آخری صف کو اس لیے فضیلت دی گئی ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ خلط ملط ہونے اور انہیں دیکھنے، اور ان کی حرکات و سکنات دیکھ کراور ان کی کلام سن کر ان سے دل لگانے کے تعلق سے بہت دور ہیں، اور ان کی پہلی صفوں کی مذمت اس کے برعکس ہونے کی بنا پر ہے. واللہ اعلم. انتہی

چنانچہ جب عورت گھر میں نماز پڑھنے اور مردوں سے دور رہنے کی مامور ہے، اور عورتوں کی سب سے پہلی صف بری ہے، کیونکہ وہ مردوں کے زیادہ قریب تھی، تو پھر شرعی حکمت کے یہ کیسے لائق ہے کہ عورت مردوں کے آگے نماز پڑھتی پھرے، حالانکہ شریعت اسے مردوں سے دور رہنے کا حکم دے رہی ہے ؟ !!

6 ـ امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے نماز میں کچھ پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب سبحان اللہ کہا جائیگا تو اس کی طرف التفات کیا جائیگا، اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (684) صحیح مسلم حدیث نمبر (421)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" گویا کہ عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ نماز میں فتنہ کے خدشہ سے مطلقا آواز پست رکھنے کی مامور ہیں " انتہی

چنانچہ امام کے بھولنے کی صورت میں عورت کو بول کر امام کو متنبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، بلکہ وہ تالی بجا کر متنبہ کرے گی، تا کہ مردوں کی موجودگی میں وہ آواز بلند نہ کرے، تو پھر مردوں کو نماز کیسے پڑھا سکتی ہے اور کیسے نماز جمعہ کا خطبہ دے سکتی ہے ؟!

7 ـ امام مسلم رحمه الله تعالى نے انس بن مالك رضى الله تعالى عنه سے بیان كیا ہے كہ:

انہوں نے اور ان كى نانى اور یتیم نے نبى كریم صلى الله علیه وسلم كے پیچھے نماز پڑھى وہ بیان كرتے ہیں:

" چنانچ میں نے اور یتیم بچے نے نبى كریم صلى الله علیه وسلم كے پیچھے صف بنائى اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (658).

حافظ ابن حجر رحمه الله تعالى كہتے ہیں:

" اس حدیث میں ہے كہ عورت مردوں كے ساتھ صف نہیں بنائےگى، اس كى اصل یہ ہے كہ اس سے فتنہ میں پڑنے كا خدشہ ہے " انتہى

چنانچہ جب عورت صف كے پیچھے اكیلى كھڑى ہوگى اور مردوں كے ساتھ ان كى صف میں كھڑى نہیں ہو سكتى تو پھر وہ آگے بڑھ كر امامت كراتے ہوئے انہیں نماز كیسے پڑھا سكتى ہے ؟!

عون المعبود میں ہے:

اس میں دلیل ہے كہ عورت كے لیے مردوں كے لیے امامت كرانى جائز نہیں كیونكہ جب اسے مردوں كے برابر صف میں كھڑا ہونے سے منع كیا گیا ہے تو پھر اس كا آگے ہونا زیادہ ممنوع ہو گا " انتہى بتصرف

8 ـ چودہ صدیوں سے مسلمانوں كا اس پر عمل رہا ہے كہ عورت مردوں كى امامت كے منصب پر فائز نہیں ہوئى.

دیكھیں بدائع الصنائع (2 / 289).

جس نے اس كى مخالفت كى وہ مسلمانوں كے طریقہ كى مخالفت كر رہا ہے، اور پھر الله تعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى بھى ہدایت واضح ہو جانے كے بعد رسول صلى الله علیه وسلم كى مخالفت كرے، اور مومنوں كے طریقہ كے علاوہ كسى اور طریقہ كى پیروى كرے ہم اسے اسى طرف ہى متوجہ كر دینگے جدھر وہ متوجہ ہو اور اسے جہنم میں ڈالیں گے، اور وہ بہت ہى برى جگہ ہے النساء (115).د

ذیل میں علماء كرام كے چند ایك اقوال پیش كیے جاتے ہیں:

الموسوعة الفقهیة میں ہے:

" مردوں كى امامت كے لیے شرط ہے كہ امام مرد ہو، چنانچہ مردوں كے لیے عورت كا امام بننا صحیح نہیں، فقهاء

کرام کے مابین یہ متفقہ مسئلہ ہے" انتھی

دیکھیں: الموسوعة الفقھیة (6 / 205).

ابن حزم رحمہ اللہ " مراتب الاجماع " میں رقمطراز ہیں:

" اس پر متفق ہیں کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کرواسکتی، مردوں کو اس کے عورت ہونے کا علم ہو، اور اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو بالاجماع ان کی نماز باطل ہے "

دیکھیں: مراتب الاجماعت صفحہ نمبر (27).

اور " المحلی " میں لکھا ہے:

" عورت کسی ایك مرد اور نہ ہی ایك سے زیادہ مردوں کی امامت نہیں کروا سکتی، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور پھر نص میں یہ بھی بیان ہوا کہ عورت اگر مرد کے آگے سے گزر جائے تو مرد کی نماز توڑ دیتی ہے... اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ مردوں کے پیچھے کھڑی ہو خاص کر نماز میں.

اور خاص کر نماز میں امام یا تو مقتدیوں سے آگے یا مقتدی کے ساتھ صف میں کھڑا ہوتا ہے... ان نصوص سے عورت کا مردوں کی امام بننا یقینا باطل ثابت ہوتا ہے" انتھی

دیکھیں: المحلی ابن حزم (2 / 167).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں لکھتے ہیں:

" ہمارے اصحاب اس پر متفق ہیں کہ عورت کے پیچھے نہ تو بالغ مرد کی اور نہ ہی بچے کی نماز جائز ہے.... چاہیے مردوں کی امامت کے لیے عورت کی امامت میں مانع فرضی نماز ہو یا تراویح اور ہر قسم کے نوافل، ہمارا اور سلف و خلف جمہور علماء کرام کا مسلك یہی ہے، امام بیھقی رحمہ اللہ تعالی نے فقھاء سبعہ مدینہ کے فقھاء سے یہی بیان کیا ہے، اور امام مالك، امام ابو حنیفہ سفیان، امام احمد، اور داود رحمہم اللہ کا مسلك یہی ہے...

پھر اگر عورت کسی اور مرد یا زیادہ آدمیوں کی امامت کروائے تو ان کی نماز باطل ہو جائے گی، لیکن عورت اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والی عورتوں کی سب نمازوں میں نماز صحیح ہے، لیکن اگر اس نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی تو اس میں دو وجھیں ہیں:

ان میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ: اس کی نماز نہیں ہوتی، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ: اس کی نماز ظھر کی ہو گی،

اور كفائت كرے گى، يہ شيخ ابو حامد كا قول ہے، جو كچھ نہيں. اللہ اعلم

ديكھيں: المجموع للنووى (4 / 152).

اور " الانصاف" ميں ہے:

قولہ: (مرد كے ليے عورت كى امامت صحيح نہيں)

يہ مطلق - يعنى امام احمد رحمہ اللہ كا - مطلق مذہب ہے، المستوعب ميں ان كا كہنا ہے: مذہب ميں يہ صحيح ہے" انتہى.

ديكھيں: الانصاف (2 / 265).

اور اس مسئلہ ميں سب سے سخت مذہب مالكيہ كا ہے، وہ عورت كى امامت كو ممنوع قرار ديتے ہيں، حتى كہ عورت عورتوں كى امامت بھى نہيں كروا سكتى، اور وہ امامت كے ليے مطلقا مرد ہونے كى شرط لگاتے ہيں.

چنانچہ " الفواكہ الدوانى " ميں ہے:

" يہ علم ميں ركھيں كہ امامت كے ليے كچھ شروط كمال ہيں، اور كچھ شروط صحت ہيں.

امامت صحيح ہونے كى تيرہ شرطيں ہيں: ان ميں سے پہلى ذكورہ محققہ يعنى يقينى مرد ہونا ہے، چنانچہ عورت اور خنثى مشكل (ہيجڑہ) كى امامت صحيح نہيں ہو گى، عورت جس نے امامت كرواتے ہوئے نماز ادا كى ہے اس كے علاوہ باقى سب كى نماز باطل ہو جائيگى" انتہى

ديكھيں: الفواكہ الدوانى (1 / 204).

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص نے عورت كى امامت ميں عصر كى نماز ادا كى اس كا حكم كيا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" عورت كے ليے مرد كى امامت كروانا جائز نہيں، اور بہت سے دلائل كى بنا پر اس كے پيچھے مرد كا نماز ادا كرنا صحيح نہيں، مذكورہ شخص كو نماز لوٹانا ہو گى "

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز (12 / 130).

دوم:

اور جس نے ابو داود کی حدیث پر اعتماد کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنے گھروالوں کی امامت کرانے کی اجازت دی تھی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (591).

ان کا کہنا ہے کہ: وہ اپنے گھر والوں کی امامت کروایا کرتی تھیں جن میں مرد اور بچے بھی شامل تھے، علماء کرام نے اس کے کئی ایک جواب دیے ہیں:

1 ـ یہ حدیث ضعیف ہے.

حافظ رحمہ اللہ تعالی " التلخیص " میں کہتے ہیں: اس کی سند میں عبد الرحمن بن خلاد ہے جس میں جہالت پائی جاتی ہے" انتہی

دیکھیں: التلخیص صفحہ نمبر (121).

اور " المنتقی شرح الموطاء " میں ہے:

" یہ حدیث ان میں سے ہے جس پر اعتماد ضروری نہیں " انتہی

2 ـ اگر حدیث صحیح بھی ہو تو اس سے مراد یہ ہے کہ: وہ اپنے گھر میں سے عورتوں کی امامت کروایا کرتی تھیں.

3 ـ یہ ام رقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ خاص ہے، ان کے علاوہ کسی اور کے لیے مشروع نہیں.

4 ـ بعض علماء کرام نے اس سے مرد کے لیے عورت کی امامت کا جواز لیا ہے، لیکن یہ ضرورت کے وقت ہے، اور ضرورت کا معنی یہ ہے کہ کوئی مرد اچھی طرح سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو"

دیکھیں: حاشیۃ ابن قاسم (2 / 313).

مزید دیکھیں: المغنی (3 / 33).

واللہ اعلم .